کتاب	:	اشاریہ، ماہنامہ الرَّشَاد، اعظم گڑھ (۱۹۸۱ء تا ۲۰۰۲ء)
مرتب	:	ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی
ناشر	:	ندوۃ التالیف و الترجمۃ، جامعۃ الرشاد، رشاد نگر، اعظم گڑہ، یوپی-انڈیا
سال اشاعت	:	۲۰۰۴ء
صفحات	:	۲۳۲
قیمت	:	۱۵۰ روپے
تبصرہ نگار	:	محمد سجاد☆

برصغیر کی علمی تاریخ میں اُردو کے ممتاز دینی رسائل و جرائدنے قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح، دینی شعور کی بیداری، اسلامی فکر کی تشکیل جدید، اور برصغیر کی ملت اسلامیہ کی فکر آبیاری کے حوالے سے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ''الہلال'' میں اسلام اور عالم اسلام کی خوبصورت زبان میں ترجمانی کی۔ ماہنامہ معارف اعظم گڑھ نے اپنے مدیران کی سنجیدہ علمی، ادبی اور تاریخی مضامین و مقالات کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے نامور اہل قلم حضرات کی تحریروں سے مستفید فرمایا۔ بلاشبہ علوم اسلامیہ کا یہ ایک عظیم و ضخیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔ ماہنامہ ''برہان اور الفرقان'' کے ٹھوس علمی مضامین نے ایک نام پیدا کیا۔ مولانا عبدالماجد دریابادی نے ہفت روزہ ''سچ''، صدق اور صدق جدید'' میں اسلام اور عالم اسلام کے موضوعات پر اپنے مخصوص ادبی اسلوب میں اظہارِ خیال کیا۔ ماہنامہ ''ترجمان القرآن'' میں سیّد ابوالاعلیٰ مودودی نے قرآنی فکر کی ترجمانی کرتے ہوئے عصر جدید میں دین اسلام کی حقانیت اور اقامت دین کے لیے ایک واضح لائحہ عمل کی نشاندہی فرمائی۔ الغرض ان رسائل و جرائد نے اسلامی علوم و فنون، عالم اسلام کے مسائل وسائل اور تذکرہ سوانح کے حوالے سے مستند، ٹھوس علمی و تحقیقی مضامین و مقالات کا اتنا بڑا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے جس کی نظیر اسلامی دنیا میں ملنی مشکل ہے۔

انہی رسائل میں سے ایک رسالہ ماہنامہ ''الرَّشَادُ'' اعظم گڑھ بھی ہے جو گزشتہ چوبیں سالوں میں مسلسل اشاعت پذیر ہے اور جو علمی و تحقیقی مقالات و مضامین کے حوالے سے برصغیر پاک و ہند

کے نمایاں علمی رسائل میں شمار ہوتا ہے۔

ماہنامہ ''الرَّشَادُ'' کے فاضل مدیر مولانا مجیب اللہ ندوی عالم اسلام کی ایک نامور علمی شخصیت ہیں۔ مولانا ندوۃ العلماء کے فاضل اور دارالمصنفین کے تربیت یافتہ ہیں۔ جہاں علامہ سیّد سلیمان ندوی سے کسب فیض کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا کی زبان و بیان اور انشاء پردازی میں دبستان شبلی کا رنگ نمایاں ہے۔ مولانا نے اعظم گڑھ میں جامعۃ الرشاد کی بنیاد رکھی اور ۱۹۸۱ء میں اسی ادارہ کے ترجمان کے طور پر ماہنامہ ''الرَّشَادُ'' کا اجراء کیا۔ ماہنامہ ''الرَّشَادُ'' کی ضرورت اور کام کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> ''اس ہوش ربا گرانی کے زمانہ میں کسی نئے پرچہ کا نکالنا اور جاری رکھنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے مگر کسی ادارہ کے مقاصد، عزائم اور ان کے کاموں کی پوری نوعیت کو دوسروں کو سمجھانے کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ خود ادارہ کا ایک آرگن ہو، اس وقت مسلمانوں کے اندر جماعتی، مسلکی، طبقاتی، سیاسی عصبیتیں اتنی زیادہ بڑھ گئی ہیں کہ کسی کو اپنے حلقے کے باہر کوئی خوبی نظر نہیں آتی اور ان کے رسالے، پرچے، اخبارات سب اس کا شکار ہیں۔ اب اگر کوئی شخص یا ادارہ ان کے ذہنی سانچے اور بنائے ہوئے طریقہ کار سے ہٹ کر کوئی دینی، شرعی یا علمی بات خواہ کتنی ہی حقیقت پسندانہ ہو، کہنا چاہے تو مشکل ہی سے اس کی کوئی بات وہ لوگ سن سکتے ہیں اور ان کے پرچے اسے چھاپ سکتے ہیں۔ اسی صورت حال سے مجبور ہو کر باوجود خسارہ کے پرچہ نکالا جا رہا ہے کہ اگر دین و اخلاق یا ملک و ملت کے سلسلہ میں اعتدال و توازن اور اتفاق و اتحاد کی کوئی بات کہنی ہو تو اس کے لیے کوئی دائرہ اثر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، ہونا ضروری ہے۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اسی چھوٹے سے دائرہ کے ذریعہ امت کے اندر اعتدال و توازن اور اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کا کوئی معمولی سے معمولی کام لینے کی توفیق عطا فرمائے''۔ (رشحات فروری ۱۹۸۸ء ص ۵-۶)

گزشتہ ربع صدی کے دوران ماہنامہ ''الرَّشَادُ'' نے اُردو کے علمی، تحقیقی، تاریخی و ادبی ذخیرے کو گراں قدر تحریروں سے مالامال کیا ہے۔ ماہنامہ ''الرَّشَادُ'' اپنے علمی دینی و فقہی مضامین و مقالات کی وجہ سے اہل علم اور ارباب دانش کی نگاہ میں قابل قدر اور لائق اعتناء ہے۔ اس کا

''الرَّشَاد'' کا پہلا شمارہ فروری ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا اور اب تک مسلسل اشاعت پذیر ہے۔ زیرِ نظر اشاریہ ۱۹۸۱ء تا ۲۰۰۲ء کی اشاعتوں پر مشتمل ہے جسے فاضل محقق اور معروف مصنف جناب ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب نے بڑے محنت اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے۔

کتابیات اور اشاریہ حوالہ جاتی خدمات کی اہم شاخ ہے۔ آج کل سب سے زیادہ اہمیت رسائل کے اشاریہ کو دی جا رہی ہے۔ پھر اشاریہ سازی ایک مستقل فن ہے۔ انگریزی اور دنیا کی دوسری زبانوں میں یہ کام بہت پہلے شروع ہوا جبکہ اُردو زبان میں اس کی روایت کچھ زیادہ قدیم نہیں تاہم اُردو زبان کے معروف دینی رسائل و جرائد مثلاً معارف اعظم گڑھ، برہان دہلی، اسلام اور عصر جدید دہلی، ترجمان القرآن لاہور، اورینٹل کالج میگزین لاہور، نقوش لاہور، فکرونظر اسلام آباد، ضیائے حرم بھیرہ، رحیق لاہور، الرحیم حیدرآباد، اسلام اور عیسائیت اسلام آباد، نقطہ نظر اسلام آباد، محدث لاہور، تحقیقات اسلامی علی گڑھ، ہفت روزہ سچ، صدق لکھنو، وغیرہ کے اشاریے شائع ہو گئے ہیں۔ اشاریہ سازی کے عموماً تین طریقے مروج ہیں۔ بہ لحاظ عنوان، بہ لحاظ موضوع اور بہ لحاظ مصنف اور ان تینوں طریقہ ترتیب میں حروف تہجی کا لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے۔

اس نقطہ نظر سے زیرِ تبصرہ اشاریہ کا جائزہ لیا جائے تو یہ ایک جدید انداز میں معیاری اشاریہ ہے، جس میں ان تینوں طریقوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ فاضل مرتب نے اشاریہ ''الرَّشَاد'' کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ مضامین و مقالات پر مشتمل ہے، جبکہ دوسرا حصہ میں تعارف و تبصرہ کتب کا اشاریہ ہے۔ تبصرہ کتب کی فہرست پہلے عنوانات پھر مصنفین اور مبصرین کے لحاظ سے دی گئی ہے۔ دونوں حصوں میں ماہ و سال اور صفحات کے نمبروں کا اندراج ہے۔

اشاریہ سازی میں موضوعات کی معیاری حد بندی نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ زیرِ نظر اشاریہ میں بھی فاضل مرتب نے علوم اسلامیہ سے متعلق تمام اہم موضوعات کے عنوانات بشمول ادیان و مذاہب، قرآن وتفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ، عقائد و عبادات، تصوف وغیرہ پر قائم کیے ہیں تاہم سیرت طیبہ کے حوالے سے کوئی عنوان قائم نہیں کیا گیا۔ حالانکہ سیرت طیبہ کے حوالے سے کئی مضامین شائع ہوئے ہیں۔ مولانا مجیب اللہ ندوی نے ''رشحات'' میں ملی و عالمی مسائل کے ساتھ ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل پر بھی کھل کر اظہارِ خیال کیا ہے۔ مثلاً دینی مدارس، ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل و مشکلات، مسلم پرسنل لاء پر مسلسل اظہار خیال کرتے رہے۔ ان ''رشحات'' کو بھی مناسب

میں برصغیر پاک و ہند کے نامور اہل قلم کے مکاتیب بھی شائع ہوئے ہیں۔ انہیں بھی الگ عنوان سے درج کیا جانا چاہیے تھا۔ ماہنامہ ''الرَّشَاد'' میں شائع شدہ بہت سے مقالات پہلے سہ ماہی منہاج لاہور میں شائع ہوئے۔ اگر فاضل مرتب اس کی بھی حواشی میں وضاحت کر دیتے تو بہتر ہوتا۔ تاہم ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی مبارک باد کی مستحق ہے جنہوں نے ماہنامہ الرَّشَاد کے صفحات میں بند اس علمی خزانہ سے اہل علم و دانش کو متعارف کروایا تاکہ اب وہ آسانی سے اس سے مستفید ہوسکیں۔